© rasailojaraid.com

وفیات

از جدائیہا شکایت می کند

(مدیر)

پروفیسر اکرم جلیلی مرحوم کا رابطہ تحریک سے پٹھانکوٹ میں استوار ہوا جہاں وہ مولانا سے ملنے گئے۔ ریلوے گارڈ تھے۔ امرتسر میں حاجی بشیر صاحب کی امارت میں جماعت کی رکنیت قبول کی۔ پھر وہاں ہی مہاجرین کے قافلوں کے تحفظ و امداد کے لیے کیمپوں میں کام کیا۔ "امرتسر جل رہا تھا" میں ان کا ذکر ہے، مگر لفظ "جلیلی" ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے شخصیت مبہم رہ گئی ہے۔ والٹن کیمپ میں بھی خدمتِ مہاجرین کی۔ ایک مرتبہ سال بھر کے لیے جماعت شہر لاہور کے قیم بھی رہے۔

ادبی لحاظ سے ترجمہ کرنے کا رجحان زیادہ تھا۔ انہوں نے ایک ناول "اخناتون" کا ترجمہ کئی سال پہلے کیا۔ یہ توحید پرست فرعون تھا۔ اسلامی جرائد میں ان کے بہت سے تراجم چھپتے رہے۔ وہ یادداشتیں بھی مرتب کر رہے تھے۔ مکتبہ المنار کے لیے فلپائنی مسلمانوں کے متعلق "بنگسا مورو" کا ترجمہ کیا۔ اسی طرح ڈاکٹر سعید رمضان کی قانون پر لکھی ہوئی کتاب کا ترجمہ کیا۔

دوست نوازی، خاموشی، حلم، صبر ان کی طبیعت کے نمایاں پہلو تھے اور یہی خوبیاں تھیں کہ وہ انتہائی کربناک تکلیف کو بڑی جگرداری سے برداشت کرتے رہے۔ تا آنکہ اللہ کے حکمِ رحلت نے انہیں نجات دلا دی۔ خدا ان کی مغفرت

© rasailojaraid.com